Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya Research Journal

Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published: June 29, 2025

A Research and Analytical Study of The Shariah Status and Contemporary Meaning of Similarity

مشابہت کی شرعی حیثیت اور عصری معنویت کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Saleem Ullah Masroor
Ph.D. Scholar, MY University Islamabad
Email: saleemullah.masroor@gmail.com
Ph # +923439344042

Dr. Muhammad Sarwar
Assistant Professor, UVAS, Lahore
Email: sarwarsiddique@uvas.edu.pk

Abstract:

This research delves into the Shariah perspective on the concept of "similarity," exploring its current significance in the modern context. Through a combination of rigorous investigation and thoughtful analysis, the study aims to unravel the status of similarity within Islamic law. The objective is to bridge the gap between traditional interpretations and the challenges posed by contemporary issues. By presenting insights in clear and accessible language, this study endeavors to enhance understanding and contribute to discussions surrounding the dynamic interplay between Shariah principles and the evolving social landscape.

Keywords: Similarity, Shariah Status, Contemporary Meaning, Research, Analytical Study

تشبہ کا لغوی مفہوم:

ابن منظور افریقی نے شبہ کی تین لغتیں بیان کی ہیں **:الشِّبْهُ والشَّبَہُ والشَّبِيهُ** جسے آپ مصادر بھی کہہ سکتے ہیں، اس کی جمع **أَشْبَاهٌ** ہے، اور ان تینوں کا معنی "مثل" بیان کیا ہے۔ جب ایک شے دوسری شے کے مماثل ہو اس وقت اہل عرب **" وأَشْبَه الشيءُ الشيءَ "** کہتے ہیں۔ اسی طرح "تاج العروس" میں اس کا معنی "مثل" بیان کیا گیا ہے۔

کتاب التعریفات کے مطابق کسی شے کی کسی دوسری شے کے ساتھ معنی میں مشترکہ امر پر دلالت کرنا تشبیہ کہلاتا ہے پہلی کو مشبہ (بالکسر) اور دوسری کو مشبہ بہ (بالفتح) کہتے ہیں، اس کے لیے آلۂ تشبیہ، اس کی غرض وغایت اور تشبیہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے، یہ معنی جو بیان کیا گیا یہ اہل لغت کے نزدیک تھا۔ اصطلاح میں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 29, 2025

دو چیزوں کا کسی وصف میں یا کسی شے کے اوصاف میں مشترک ہونا تشبیہ کہلاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ زید میں شیر کی طرح بہادری پائی جاتی ہے یہاں وصف بہادری کا اشتراک ہے شیر کے ساتھ اور اسی طرح روشنی کا ہونا سورج میں، اس کو علماء بیان تشبیہ مفرد کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالی نے زمین کو پہنچنے والی بارش کے مثل مجھے ہدایت اور علم کے ساتھ بھیجا ہے۔"

سرکار ﷺ نے یہاں پر علم کو بارش کے ساتھ تشبیہ دی ہے، اس کو تشبیہ مرکب یا تشبیہ مجتمع بھی کہتے ہیں جس طرح کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"میری مثال اور سابقہ انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے گھر بنایا بہت خوبصورت حسین و جمیل اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی"

اس کو تشبیہ جمع بالجمع کہتے ہیں یہاں پر وجہ شبہ عقلی ہے جو چند امور سے منتزع ہو رہی ہے پس یہاں نبوت کو گھر کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ اساس البلاغہ میں اس کے معنی مماثلت کے بیان کیے گئے ہیں۔

امام راغب اصفہانی نے بھی شبہ کی تین لغتیں بیان کی ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ **الشِّبْهُ والشَّبَهُ والشَّبِيهُ** کے اصل معنی مماثلت بلحاظ کیف کے ہیں مثلاً گون اور طعم میں باہم مماثل ہونا یا عدل اور ظلم میں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تشبہ عربی زبان کا لفظ ہے جو شبہ سے نکلا ہے اور اس کا مطلب مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، مثل ہونا، مانند ہونا، باہم مختلط ہونا، ہم وصف ہونا، مشابہت ہونا، مماثلت ہونا یا نقل کرنا کے ہیں۔ یعنی کوئی ایسی شے کہ جو دوسری شے کی طرح ہو تو کہیں گے کہ یہ شے اس جیسی ہے یا اس سے تشبہ رکھتی ہے مماثلت کا یہ عمل تشبہ کہلاتا ہے۔

تشبہ کا اصطلاحی مفہوم:

فقہاء نے تشبہ کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں، چند تعریفات درج ذیل ہیں:

حرام تشبہ بالکفار کسی مسلمان کا کسی کافر قوم کے ساتھ شرعاً یا عرفاً مذموم ناپسندیدہ اشیاء میں مشابہت اختیار کرنا ہے نیز ان چیزوں میں کہ جن میں کفار کے ساتھ مشابہت کا قصد بدلالت حال کیا جاتا ہے۔

کسی نفع وغیرہ سے بے پرواہ ہو کر محض اس لیے کہ کسی کی ادا بھا جائے اور زبردستی اس کی ریس میں اسی ادا کو اختیار کرنا۔ دو چیزوں کا حسی یا معنوی لحاظ سے اس قدر مماثل ہونا کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہو سکیں۔ غیر مسلم کی ہر وہ چیز جو ان کے لیے اس طرح خاص ہو کہ اگر مسلم اسے استعمال کرے تو اس پر غیر مسلم ہونے کا دھوکا ہو۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 29, 2025

انسانی افعال کی اقسام

قبل اس کے کہ تشبہ کی اقسام اور اس کے حکم پر بحث شروع کی جائے انسانی افعال کی اقسام کو جان لینا چاہیئے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کس قسم کے افعال پر تشبہ کا اطلاق ہوتا ہے اور کس قسم کے افعال جواز کے دائرے میں آتے ہیں۔

امام شافعي، أحمد بن حنبل، ابن مهدي، ابن المديني، أبو داؤد، دارقطني اور دیگر کئی آئمہ کے نزدیک آدمی کے افعال تین اقسام میں منقسم ہیں؛ قلبی، لسانی اور افعال جوارح لیکن چونکہ تشبہ کے ضمن میں بالخصوص افعال جوارح کا ذکر کیا جاتا ہے اس لیے یہاں ان کو بیان کیا جاتا ہے۔افعال جوارح یا ظاہری انسانی افعال کی بنیادی طور پر تین بڑی اقسام ہیں:

۱ ۔افعال طبعیہ یا فطری یا قدرتی افعال　　　۲ ۔افعال عادیہ　　　۳ ۔افعال اختیاریہ

۱۔افعال طبعیہ

اس قسم میں ایسے افعال آتے ہیں جو کہ خالصتاً تقاضائے بشری کا نتیجہ ہوتے ہیں اور ان افعال کو ادا کرنے میں وہ فرد اپنے جبلی اور فطری تقاضوں کے تحت مجبور محض ہے کیونکہ یہ فطری تقاضے یا ضرورت خود اس شخص کو ان افعال کے بجالانے پر آمادہ کر دیتے ہیں اور کوئی بھی فرد نہ تو ان سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ان سے کلی طور پر اپنا دامن بچا سکتا ہے۔مثال کے طور پر سر کو جنبش دینا، ہاتھ ہلانا، پلکیں جھپکانا وغیرہ یونہی مطلقا کھانا، پینا، سونا، جاگنا، چلنا پھرنا، ستر کو ڈھانکنا اور جنسی ضروریات وغیرہ بھی اسی قسم میں داخل ہیں۔

۲۔افعال عادیہ

اس قسم میں ایسے انسانی افعال آتے ہیں کہ جنہیں ایک انسان ایک خاص انفرادی کیفیت کے ساتھ انجام دیتا ہے جیسے کہ کھانے، پینے، سونے، جاگنے، بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی عادات وغیرہ۔

۳۔افعال اختیاریہ

اس قسم میں ایسے انسانی افعال آتے ہیں کہ جن کو ایک فرد اپنی مرضی سے اختیار کرتا ہے یعنی انسان اگر چاہے تو ان افعال کو ادا کرے اور چاہے تو ادا نہ کرے ،مثال کے طور پر نکاح کرنا اور روزی کمانے کے ذرائع اختیار کرنا وغیرہ۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 29, 2025

افعالِ انسانی کا حکم

انسانی افعال کی درج بالا تین اقسام میں سے پہلی قسم پر تشبہ کا اطلاق بھی نہیں ہوتا اور ان افعال کو صرف اس لیے ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا کہ کفار سے تشبہ منع ہے اور وہ بھی یہ افعال کرتے ہیں اس لیے ایک مسلمان یہ سب نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ افعال تشبہ کے دائرے سے خارج ہیں۔ چنانچہ بحر الرائق میں علامہ زین الدین بن ابراہیم نقل کرتے ہیں:

"ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ التَّشْبِيهَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ لَا يُكْرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَإِنَّا نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَفْعَلُونَ إِنَّمَا الْحَرَامُ هُوَ التَّشَبُّهُ فِيمَا كَانَ مَذْمُومًا وَفِيمَا يُقْصَدُ بِهِ التَّشْبِيهُ كَذَا ذَكَرَهُ قَاضِي خَانْ فِي شَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ فَعَلَى هَذَا لَوْ لَمْ يَقْصِدْ التَّشَبُّهَ لَا يُكْرَهُ عِنْدَهُمَا"

"پھر یہ جان لو کہ کتابیوں کے ساتھ ہر چیز میں مشابہت مکروہ نہیں ہے۔ دیکھو ہم کھاتے پیتے ہیں اور وہ بھی یہ کام کرتے ہیں۔ حرام تشبہ وہ ہے جو مذموم ہے اور جس میں مشابہت کا ارادہ کیا جائے جیسا کہ قاضی خان نے شرح جامع صغیر میں اس کو ذکر کیا ہے تو اس بنا پر اگر آدمی نے تشبہ کا ارادہ نہیں کیا تو طرفین کے نزدیک مکروہ نہیں ہوگا"

امام شافعی فرماتے ہیں:

"مَا نُهِينَا عَنْ التَّشَبُّهِ بِهِمْ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِنَّا نَأْكُلُ كَمَا يَأْكُلُونَ"

"ہمیں ہر کام میں ان کی مشابہت سے نہیں روکا گیا اس لیے کہ جیسے وہ کھاتے ہیں ویسے ہی ہم بھی تو کھاتے ہیں"

اسی طرح شکل و صورت میں شباہت انسانی دائرہ کار سے باہر ہونے کی وجہ سے مذموم نہیں ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے وہاں (دوزخ میں) لحہ بن عمرو کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا اور میں نے اس کے سب سے زیادہ مشابہہ معبد بن اکثم کعبی کو دیکھا ہے۔ اس پر معبد کہنے لگے یا رسول اللہ! ﷺ اس کی مشابہت سے مجھے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا أَنْتَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ كَافِرٌ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْعَرَبَ عَلَى الْأَصْنَامِ"

"نہیں تم مسلمان ہو اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے اہل عرب کو بت پرستی پر جمع کیا تھا"

ایک دوسری طویل حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا باقی رہا مسیح ضلالت تو وہ ایک آنکھ سے کانا، کشادہ پیشانی اور چوڑے سینے والا ہوگا اس کے جسم میں ایک کندھے کا جھکاؤ سینہ کی طرف ہوگا اور وہ قطن بن عبد العزی کے مشابہہ ہوگا۔ یہ سن کر قطن کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس سے مشابہت میرے لئے نقصان دہ ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا أَنْتَ امْرُؤٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ امْرُؤٌ كَافِرٌ"

"نہیں تم ایک مسلمان آدمی ہو اور وہ کافر ہوگا"

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 29, 2025

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ اس طرح کے معاملات میں مشابہت کوئی معنی نہیں رکھتی اور نہ ہی ان پر مشابہت کا اطلاق ہوتا ہے۔

افعال عادیہ اگرچہ افعالِ طبعیہ میں داخل ہیں لیکن یہ ان سے اس لیے مختلف ہیں کہ ان کو ایک بندہ مومن ایک خاص انفرادی کیفیت سے ادا کرتا ہے اس لیے کہ کھانا ہر فرد کی بنیادی ضرورت میں داخل ہے اور کوئی بھی فرد اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، کھانا کھانے پر تو تشبہ کا اطلاق نہیں ہو گا لیکن اس کے کھانا کھانے کی اشیاء پر، طرز نشست پر، انداز پر اور اس کی پسند و ناپسند پر ضرور بالضرور تشبہ کا اطلاق ہو گا اس لیے ایک بندہ مومن کو لباس، وضع قطع اور عادات وغیرہ میں تشبہ بالکفار سے بچنا ضروری ہے۔ رہی بات افعالِ اختیاریہ کی تو اس قسم پر بھی تشبہ کا اطلاق ہوتا ہے اور ایک فرد مسلم کو ان افعال میں بھی کفار کی پیروی و مماثلت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ انسانی افعال کی پہلی قسم پر تشبہ کا اطلاق نہیں ہوتا اس لیے انہیں تشبہ کے دائرے میں داخل کرنا نہیں کیا جا سکتا جبکہ دوسری اور تیسری قسم تشبہ بالکفار کے دائرے میں شامل ہے اس لیے ان سے بچنا چاہیے۔

تشبہ کی اقسام

اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"

"جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، تو وہ انہی میں سے ہو گا"

اس حدیث پاک سے جہاں کفار کی مشابہت کی مذمت معلوم ہو رہی ہے وہیں یہ حدیث نیکو کاروں کی مشابہت اختیار کرنے پر آخرت میں اچھے اجر کی بشارت بھی دے رہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ تشبہ، مماثلت یا مشابہت اچھی بھی ہے اور بری بھی۔ اس حدیث کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"تشبہ مطلق ہے جو اخلاق، اعمال اور لباس کو شامل ہے۔ خواہ اچھے لوگوں سے ہو یا برے لوگوں سے، اگر اخلاق و اعمال میں مشابہت ہو تو اس کا حکم ظاہر و باطن کو شامل ہے اور اگر لباس میں ہو تو حکم ظاہر کے ساتھ مخصوص ہو گا۔ عرف عام میں اس کا مطلب لباس میں مشابہت لیا جاتا ہے اس لیے اس حدیث کو کتاب اللباس میں لائے ہیں۔"

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"یہ حدیث اپنے عموم پر نہیں ہے بلکہ اس کا محمل یہ ہے کہ جو وصف کسی قوم کی بدعقیدگی پر مبنی ہو اس میں اگر مشابہت کی جائے تو اس کا شمار بھی اسی بدعقیدہ قوم سے ہو گا مثلاً گلے میں رسی کا پھندہ بنا کر ڈالنا یہ عیسائیوں کی اس بدعقیدگی پر مبنی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اور کسی چیز میں کفار کی مشابہت اس کو واجب نہیں کرتی کہ اس کا شمار بھی ان کفار میں سے ہو گا۔"

مولانا شمس الدین احمد جعفری رضوی اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"یہ حدیث ایک اصل کلی ہے کہ لباس اور عادات واطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہیے اور کن سے نہیں کرنی چاہیے۔ کفار اور فساق وفجار سے مشابہت بری ہے اور اہل صلاح و تقوی کی مشابہت اچھی ہے پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انہی کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں کفار وفساق سے مشابہت کا ادنی مرتبہ کراہت ہے۔ مسلمان خود کو کافروں اور فاسقوں سے ممتاز رکھے تاکہ پہچانا جاسکے اور اس پر غیر مسلم ہونے کا شبہ نہ ہو۔"

علامہ محمد نواب قطب الدین خان دہلوی اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مطلب یہ ہے کہ جو شخص جس قوم وجماعت کی مشابہت اختیار کرے گا اس کو اسی قوم وجماعت جیسی خیر و معصیت ملے گی مثلاً اگر کوئی شخص اپنے لباس و اطوار وغیرہ کے ذریعہ کسی غیر مسلم قوم یا فساق وفجار کی مشابہت اختیار کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں وہی گناہ لکھے جائیں گے جو اس غیر مسلم قوم کے لوگوں یا فساق وفجار کو ملتے ہیں، اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے آپ کو علماء ومشائخ اور اولیاء اللہ کے نمونے پر ڈھالے گا کہ انہی جیسا لباس پہنے گا، ان کے اطوار اختیار کرے گا اور انہی جیسے اعمال کرے گا تو وہ بھلائی و سعادت کے اعتبار سے انہی کے زمرہ میں شمار ہو گا۔ اس ارشاد گرامی کے الفاظ بہت جامع وہمہ گیر ہیں جن کے دائرے میں بہت سی باتیں اور چیزیں آجاتی ہیں یعنی مشابہت کا مفہوم عمومیت کا حامل ہے کہ مشابہت خواہ اخلاق واطوار، افعال و کردار، لباس وطرز

رہائش میں ہو یا کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے اور بولنے چالنے میں ہو سب کا یہی حکم ہے۔

اس لحاظ سے تشبہ کی دو اقسام ہیں:

۱۔تشبہ محمود ۲۔تشبہ مذموم

تشبہ محمود کو آسانی کے پیش نظر درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔تشبہ محمود فرض ہو

اس کی مثال رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل کرنا ہے۔ ان معاملات میں جن کی پیروی ہمارے لئے ضروری ہے جیسے نماز پڑھنے میں آپ ﷺ کی نقل کرنا اور حج اور روزوں وغیرہ کے معاملات میں آپ ﷺ کی پیروی کرنا۔ یہ معاملات ایسے ہیں کہ جن پر عمل کئے بغیر اللہ رب العزت کی رضا کا حصول ممکن نہیں اور اسی بات کا حکم خود اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:-

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا"

"تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو"

۲۔تشبہ محمود واجب ہو

مثلاً وہ افعال کہ جن کو اللہ کے نبی ﷺ بنیت عبادت سرانجام دیتے تھے اور ان پر آپؐ نے نی صرف مداومت فرمائی بلکہ امت کو بھی ان کاموں کے بجالانے کی تلقین کی اور یا پھر ان کے چھوڑ دینے پر آپؐ نے سخت وعید یا تہدید فرمائی مثلاً باجماعت نماز کا اہتمام کرنا، داڑھی رکھنا، وتر پڑھنا، صدقۂ فطر ادا کرنا، قربانی کرنا، عیدین کی نماز ادا کرنا اور سجدہ تلاوت وغیرہ۔

۳۔تشبہ محمود سنت ہو

اس کی مثال یہ ہے کہ جن کاموں میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہمارے لئے فرض قرار نہیں دی گئی ان کاموں میں بھی آپؐ کی نقل کرنا جیسے خوراک، لباس و اطوار، رہن سہن، معاشرت اور معاملات وغیرہ۔ اگرچہ یہ کام رسول اللہ ﷺ بنیت عبادت نہیں بلکہ بطور عادت کے سرانجام دیتے تھے لیکن امت کو ان کاموں میں بھی آپؐ کی پیروی کرنے پر عظیم ثواب کی بشارت ہے جیسا کہ حدیث پاک ہے:

"مِنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِی عَنْدَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَهُ اَجْرُ مِائَة شَهِیْدِ"

"فسادِ امت کے وقت جو میری ایک سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا"

۴۔تشبہ محمود مستحب ہو

عادات و معاملات میں صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین رحمھم اللہ کے طریقے پر عمل کرنا بھی پسندیدہ، محمود اور مستحب ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث پاک میں ہے کہ سرکار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:-

"خير شبابكم من تشبه بكهولكم، وشر كهولكم من تشبه بشبابكم"

"تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر جوان وہ ہے جو بزرگوں کی مشابہت اختیار کرے اور تمہارے بوڑھوں میں سے سب سے بدترین بوڑھا وہ ہے جو جوانوں کی مشابہت اختیار کرے"

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں:

"ہر جگہ کے اہل دین اور ثقہ لوگوں کا جو لباس ہو اس کی اتباع زیادہ بہتر اور مستحب ہے۔"

مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری فرماتے ہیں:

"دیندار مسلمان جس لباس کو اختیار کریں اسے اختیار کیا جائے اور جس لباس سے دیندار مسلمان اور علماء احتراز کریں اس سے بچا جائے۔"

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 29, 2025

بلکہ یہ لوگ تو ایسے مقبولان بارگاہ خداوندی ہیں کہ ان کی مشابہت میں تو فوائد ہی فوائد ہیں جو شخص ان کے پاس لمحہ بھر کے لیے بیٹھ جائے اللہ رب العزت اسے بھی برکات سے محروم نہیں رہنے دیتا۔ جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

"قَالَ هُمْ الْجُلَسَاء لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ"

"اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا"

بلکہ یہ لوگ تو اللہ رب العزت کو اتنے پیارے ہیں کہ اگر کوئی دل سے ان کی پیروی نہیں کرنا چاہتا اور ایمان نہ ہونے کے باوجود صرف ظاہر میں ان جیسی صورت بنالیتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کو دنیوی مصیبتوں سے بچانے میں نافع ہو سکتا ہے جیسا کہ ایک حکایت ہے کہ غرق فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے مگر فرعونیوں کا بہروپیا بچ گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی ﷻ میں عرض کی۔ مولا یہ کیوں بچ گیا فرمایا اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔ ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔ جب کہ ایک حدیث پاک میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

"یہ اس لئے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاری جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح حضرت محمد ﷺ اور قرآن پر ایمان نہیں لائے وہ یہ جان لیں کہ اللہ ﷻ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے۔"

تو جب ایک کافر ان صریح احکامات کے ہوتے ہوئے اپنے کفر کے باوجود دنیوی عذاب سے بچ سکتا ہے تو ایک مسلمان جو کہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہے اور دل سے اپنے پیارے نبی ﷺ کی اور ان کے اصحاب کی اور سلف صالحین کی پیروی کرے گا تو وہ کیسے دینی اور دنیوی برکات سے محروم رہ سکتا ہے۔

تشبہ مذموم

تشبہ مذموم وہی ہے کہ جو کفار، فساق، فجار، بدعتی، ملحدین، شیطان، گمراہ فرقوں یا جانوروں کے ساتھ کیا جائے اسی طرح عورتوں کی مردوں کے ساتھ یا مردوں کی عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی مذموم ہے۔ تشبہ مذموم کو حکم کی نوعیت کے اعتبار سے درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

امام ابن صلاح لکھتے ہیں:

"والتشبه بالكفار قد يكون مَكْرُوها وَقد يكون حَرَامًا وَذَلِكَ على حسب الْفُحْش فِيهِ قلَّة وَكَثْرَة وَالله أعلم"

"کفار سے مشابہت کبھی کبھی مکروہ ہوتی ہے اور کبھی حرام ہوتی ہے اور یہ اس کے اندر فحش کی قلت اور کثرت کے اعتبار سے ہوتا ہے"

اس لحاظ سے تشبہ کی اقسام درج ذیل ہیں:

۱۔ تشبہ بالکفار کفر
۲۔ تشبہ بالکفار حرام
۳۔ تشبہ بالکفار مکروہ و ناجائز
۴۔ تشبہ بالکفار مکروہ و ناپسندیدہ
۵۔ تشبہ بالکفار مباح

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 29, 2025

۱۔تشبہ بالکفار کفر

کفار کے ساتھ دینی معاملات میں یاعقائد یاضروریات دین وغیرہ کی مشابہت انسان کو کفر کے گہرے گڑھے میں گراسکتی ہے اس کی مثال یوں ہے جیسے بُت یاچاند سورج کو سجدہ کرنااور قتلِ نبی یانبی کی توہین یامصحف شریف (یعنی قرآنِ پاک) یاکعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سنّت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔یونہی بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زُنّار باندھنا، سرپرچُٹیار کھنا، قَشْقَہ (یعنی ہندوؤں کی طرح پیشانی پر مخصوص قسم کاٹیکا) لگانا۔ایسے افعال کے مرتکب کوفُقَہائے کرام کافر کہتے ہیں۔توجب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے توان کے مرتکب کواز سرِ نو اسلام لانے اوراس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نِکاح کا حکم دیا جائے گا۔ جو مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی پہنے یازُنّار باندھے بلکہ کوئی اپنی کمر میں یوں ہی رسّی باندھ کر کہے کہ یہ زنّار ہے،اس کے یہ اَفعال کفر ہیں۔جس نے سر پر مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی رکھ کر کہا: "دل سیدھا ہونا چاہیئے" یہ قول کفر ہے کیونکہ کہنے والے نے ظاہرِ شریعت کا انکار کیا۔

اسی طرح علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالمِ علمِ دِین ہے کفر ہے۔یونہی عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔اس لیے کہ یہ شخص وارثان انبیا اور وارثان محراب و منبر جو کہ دین کی ترویج واشاعت اور اس کے فہم کے لیے بنیادی رہنما ہیں وہ ان کی توہین کی نیت سے ان کی مشابہت اختیار کر رہا ہے جب کہ علماء کی عزت اور ادب واحترام امت پر واجب ہے۔اوران کی تحقیر وتوہین کفر ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عویلم اور علوی کو علیوی کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔جبکہ توہین بوجہ علم دین کرے وگرنہ اگر بسبب ظاہر کے ہے تو اس پر خوف کفر ہے ورنہ اشد کبیرہ ہونے میں شک نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سَہْل کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

خوف کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے بارے میں اللہ ﷻ کے علمِ اَزَلی کے تعلق سے ڈرتا رہے (کہ نہ جانے میرے بارے میں کیا طے ہے،آیا اچھا خاتِمہ یا کہ برا خاتمہ !) اوراِس بات سے بھی خوفزدہ رہے کہ کہیں کوئی کام خِلافِ سنّت (یعنی سنّت کو مٹانے والی بری بدعت کااِرتکاب) نہ کر بیٹھے جس کی نحوست اسے کفر تک پہنچادے۔

۲۔تشبہ بالکفار حرام:

دینی معاملات جیسے عبادات اور معاملات وغیرہ میں کفار کے ساتھ بالقصد مشابہت اختیار کرنا حرام ہے اور اگر ارادہ ونیت کے بغیر ہو تو حرام نہیں جیسا کہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی لکھتے ہیں:

"مرد را تشبه به زناں وزن را تشبه به مرداں ومسلم را تشبه كفار وفساق حرام است"

"مرد کو عورت کی مشابہت (لباس وغیرہ میں اختیار کرنا) اور عورت کو مردوں کی اور مسلم کو کفار اور فساق کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔"

علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی نے تو تشبہ بالرجال یا تشبہ بالنساء کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری فرماتے ہیں:

"کافروں اور فاسقوں کے لباس کے ساتھ جس درجہ کی مشابہت ہو گی اسی درجہ ممانعت کا حکم عائد ہو گا جس لباس میں پوری مشابہت ہو گی وہ ناجائز اور حرام شمار ہو گا اور جس لباس میں تھوڑی مشابہت ہو گی وہ مکروہ شمار ہو گا۔"

نوحہ یعنی میّت کے اوصاف (خوبیاں) مبالغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں بالاِجماع حرام ہے۔ یونہی واویلا، وامصیبتاہ (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کر چلانا، گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہِلیّت کے کام ہیں اور حرام ہیں۔ میت پر آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں بلکہ حضورِ اقدس ﷺ نے (اپنے لختِ جگر) حضرتِ ابراہیم کی وفات پر بکا فرمایا، (یعنی آنسو بہائے)۔

۳۔ تشبہ بالکفار مکروہ و ناجائز

کفار کے ساتھ دینی معاملات سے ہٹ کر لباس، عادات اور معاملات وغیر میں جو کہ کفارہ تو شعار ہوں اور نہ وہ ان کو دینی لحاظ سے معظم و متبرک نہ سمجھتے ہوں تو ایسے معاملات میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ حضرت سیدنا مالک بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ عزوجل نے اپنے ایک نبیؑ کی طرف وحی فرمائی اپنی قوم سے کہو کہ وہ نہ تو میرے دشمنوں کے ٹھکانوں میں داخل ہوا کرے نہ ہی میرے دشمنوں کا لباس پہنا کرے نہ میرے دشمنوں کی سواریوں پر سوار ہوا کرے اور نہ ہی میرے دشمنوں کے کھانے کھایا کرے کہ کہیں وہ لوگ ان کی طرح میرے دشمن نہ ہو جائیں۔"

اسی سے متعلق مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری فرماتے ہیں:

"ایسا لباس جس میں کفار اور فساق سے تشبہ لازم آتا ہو مسلمان کے لیے پہننا مکروہ و ممنوع ہے۔"

کفار کے ساتھ تشبہ والا لباس پہننا تو ناجائز ہے ہی لیکن علماء نے تو سرے سے ایسا لباس تیار کرنا ہی مکروہ قرار دیا ہے چنانچہ علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں:

"أَمَرَهُ إِنْسَانٌ أَنْ يَتَّخِذَ لَهُ خُفًّا عَلَى زِيِّ الْمَجُوسِ أَوْ الْفَسَقَةِ أَوْ خَيَّاطًا أَمَرَهُ أَنْ يَتَّخِذَ لَهُ ثَوْبًا عَلَى زِيِّ الْفُسَّاقِ يُكْرَهُ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ لِأَنَّهُ سَبَبُ التَّشَبُّهِ بِالْمَجُوسِ وَالْفَسَقَةِ"

"کسی موچی سے کسی نے فرمائش کی کہ تو مجھ کو ایسا موزہ بنا دے جو مجوسیوں یا فاسقوں کے انداز پر ہو یا درزی سے کہا کہ تو مجھے اہل فسق کا لباس تیار کر دے تو ان پیشہ وروں کا ایسی چیز بنا کر دینا شرعاً مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں کفار اور فساق سے مشابہت ہوتی ہے"

مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب تشبہ بالکفار کی نقصانات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایک بزرگ کہیں جا رہے تھے، اس دن اتفاق سے ہندوؤں کے تہوار کا وہ دن تھا جس میں یہ لوگ حیوانات وغیرہ کو رنگتے تھے، یہ بزرگ پان کھاتے ہوئے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک گدھا نظر آیا جس کو رنگ نہیں کیا گیا تھا انہوں نے اس پر تھوک دیا اور مذاق میں فرمایا تجھے کسی نے نہیں رنگا لے میں نے تجھے

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 29, 2025

رنگ دیا۔ان کی وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ منہ میں ایک سانپ لگا ہوا ہے،اس شخص نے پوچھا حضرت کیا حال ہے؟فرمایا سب حال اچھا ہے مگر ایک دن گدھے پر پیک ڈال دی تھی اس میں گرفتاری ہو گئی اور حکم ہوا کہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ مشابہت کیوں کی تھی سو عذاب میں مبتلا ہوں اور اپنے کئے کو بھگت رہا ہوں"

مفتی محمود الحسن گنگوہی لکھتے ہیں:

"جو برتن یا کپڑا وغیرہ کسی غیر مسلم قوم کا مخصوص شعار ہو مسلمانوں کو اس سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ کفار کے ساتھ تشبہ منع ہے۔"

۴۔تشبہ بالکفار مکروہ و ناپسندیدہ

کفار کے ساتھ ایسی مشابہت جو کہ نہ تو دینی معاملات سے ہو اور نہ ہی کفار کا شعار ہو ایسی مشابہت ناجائز تو نہیں ہے لیکن ناپسندیدہ ضرور ہے مولانا رشید احمد گنگوہی اس تشبہ سے متعلق فرماتے ہیں:

"کانپور میں ایک نصرانی جو کسی اعلی عہدہ پر تھا مسلمان ہو گیا مگر مصلحتاً اس بات کو چھپائے ہوئے تھا،اتفاق سے اس کا تبادلہ کسی دوسری جگہ کو ہو گیا۔اس نے ان مولوی صاحب کو جن سے دین اسلام کی باتیں سیکھی تھیں اپنے تبادلہ سے مطلع کیا اور تمنا کی کہ کسی دیندار شخص کو مجھے دے دیں جس سے علم دین حاصل کرتا رہوں چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے ایک قابل شاگرد کو اس کے ساتھ کر دیا۔کچھ عرصہ بعد جب یہ نصرانی بیمار ہوا تو اس نے مولوی صاحب کے شاگرد کو کچھ روپے دیے اور کہا کہ جب میں مر جاؤں اور عیسائی مجھے اپنے قبرستان میں دفن کر آئیں تو تم رات کو جا کر مجھے قبر سے نکالنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔چنانچہ اس نصرانی کی وفات کے بعد جب مولوی صاحب کے شاگرد نے حسب وصیت رات کو ان کی قبر کھولی تو دیکھا کہ اس میں وہ نصرانی تو ہے نہیں البتہ مولوی صاحب پڑے ہیں وہ سخت پریشان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے میرے استاد یہاں کیسے؟آخر دریافت سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نصرانیوں کے طور طریقوں کو پسند کرتے اور اچھا جانتے تھے۔"

۵۔تشبہ بالکفار مباح

کفار کے ساتھ جدید دنیوی معاملات میں جیسے کہ جدید سائنسی ایجادات موبائل فون،کمپیوٹر،انٹرنیٹ،جنگی ساز و سامان اور علاج معالجے کی سہولیات وغیرہ میں تشبہ اختیار کرنا جائز ہے اور اگر یہ چیزیں مسلمانوں سے میسر ہوں تو مسلمانوں سے ہی لینا بہتر ہے۔

نتائج و سفارشات

مندرجہ بالا بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ تشبہ بالکفار کی بہت سی صورتیں ہیں ان میں سے کچھ جائز ہیں اور کچھ ناجائز ہیں لیکن تشبہ بالکفار کی کوئی سی بھی شکل ہو وہ درست نہیں ہے اور اسے اپنانا قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے صحابہ اور اسلاف اسے ناپسند کرتے تھے اور سنت کی تابعداری کو مقدم رکھتے تھے اسی لیے وہ دنیا کی زندگی میں بھی کامیاب و کامران تھے۔آج مسلمان دنیاوی زندگی میں پستی کا شکار ہیں اس کی ایک وجہ سنت سے روگردانی بھی ہے۔اگر آج ہم قرآن و سنت کا دامن تھام لیں گے تو دنیوی زندگی میں بھی کامیابی ہمارا مقدر ہو گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ"

"نہ تم سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر تم مومن ہو"

اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"دین غالب رہے گا جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہود اور عیسائی دیر سے افطار کرتے ہیں"

یعنی سنت کو تھامے رہو گے اور تشبہ بلکفار کی بجائے اس کی مخالفت کرو گے تو کامیاب رہو گے۔

مسلمان تو ایک دن میں روزانہ پانچ مرتبہ صراط مستقیم پر چلنے کی، تشبہ بالکفار سے بچنے کی اور مغضوب علیہم و ضالین سے بچنے کی دعا کرتا ہے۔ شیاطین کے لشکروں کی تشبہ سے بندہ مومن راستہ بھول سکتا ہے لیکن قرآن و سنت کی پیروی سے بندہ مومن راہ ہدایت سے بھٹک نہیں سکتا۔ دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی بلکہ رب قدوس کی رضا تو فاتبعونی کے تحت ہی حاصل ہو سکتی ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ تشبہ بالکفار سے بچ کر سنت کی پیروی کی جائے۔

مصادر و مراجع:

☆ **القرآن الکریم**

☆ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابوداؤد**، کتاب اللباس، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت

حدائق الحنفیہ

- ابن حجر، شیخ شہاب الدین احمد، **الزواجر عن اقتراف الکبائر**، المکتبۃ العصریۃ، صیدا بیروت، لبنان، ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء
- ابن صلاح، تقی الدین عثمان بن عبدالرحمن، **فتاوی ابن الصلاح**، مکتبۃ العلوم والحکم عالم الکتب بیروت، طبع اول، ۱۴۰۷ھ
- ابن عابدین، محمد أمین بن عمر بن عبدالعزیز، **ردالمحتار علی الدر المختار**، دار الفکر بیروت، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۲ء
- ابن نجیم، زین الدین بن ابراھیم، **البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطوري**، دار الکتاب الاسلامی، طبع دوم

معجم المولفین

طبقات الشافعیین

- اعظمی، مولانا امجد علی، **بہارِ شریعت**، شبیر برادرز، اردو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۶ء
- افریقی، محمد بن مکرم بن علی ابن منظور، **لسان العرب**، مادہ ش ب ہ، دار صادر بیروت، طبع سوم ۱۴۱۴ھ
- امجدی، مفتی جلال الدین، **فتاوی فیض الرسول**، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۳ء
- بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، کتَابُ الدَّعَوَاتِ، مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ
- بریلوی، احمد رضا خان، **فتاوی رضویہ**، رضا فاؤنڈیشن لاہور، اشاعت ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۳ء
- بیھقي، ابو بکر احمد ابن حسین ابن علی، **الزھد الکبیر للبیھقي**، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۹۶ء۔ تبریزي، محمد بن عبداللہ الخطیب، **مشکاۃ المصابیح**، کتاب الایمان، المکتب الاسلامی بیروت، طبع سوم، ۱۴۰۵ھ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 29, 2025

- پانی پتی، قاضی ثناءاللہ، **مالابدمنہ، مترجم کفیل الرحمن**، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- جرجاني، علي بن محمد بن علي الزين الشريف، **كتاب التعريفات**، دارالكتب العلمية بيروت، طبع اول ۱۴۰۳ھ
- حنبل، احمد بن حنبل، مسند، **مسند جابر بن عبداللہ**، مؤسسة الرسالة، طبع اول، ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۱ء، حدیث: ۱٤۸۰۰، ۲۳:۱۰۹
- دہلوی، عبدالحق، **اشعۃ للمعات**، مترجم محمد عبدالحکیم شرف قادری، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ط ثانی، ۲۰۰۲ء
- دہلوی، محمد نواب قطب الدین خان، **مظاہر حق**، مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور، ط ندارد
- راغب أصفهاني، أبوالقاسم الحسين بن محمد، **المفردات في غريب دار العلم الدار الشامية**، دمشق بيروت، ۱۴۱۲ھ
- رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ، **کتاب الفتاوی**، زمزم پبلشرز کراچی، اشاعت ۲۰۰۸ء
- الزّبيدي، محمّد بن محمّد بن عبدالرزّاق الحسيني، **تاج العروس من جواهر القاموس**، دار الهداية، ط ندارد
- زمخشري، أبوالقاسم محمود بن عمرو بن أحمد، جار الله، **أساس البلاغة**، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، طبع اول ۱۴۱۹ھ
- سبكي، تاج الدين عبدالوهاب بن تقي الدين، **الأشباه والنظائر**، دار الكتب العلمية، طبع اول ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء
- سرخسي، شمس الأئمة محمد بن أحمد بن أبي سهل، **المبسوط**، دار المعرفة بيروت، بدون طبعة، تاريخ النشر ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء
- سعیدی، غلام رسول، **نعم الباری شرح صحیح البخاری**، ضیاالقران پبلی کیشنز کراچی، ط دوم، ۲۰۱۴ء
- شمس الدین، احمد، **قانون شریعت**، زاویہ پبلشرز، داتادربار مارکیٹ لاہور، ط ن۔م، اشاعت ۲۰۰۷ء
- قادری، محمد الیاس، **کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**، مکتبۃ المدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی، ط ندارد
- قاری، ملا علی، **مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح**، مکتبہ امدادیہ ملتان، ط ن۔م
- گنگوہی، مفتی محمود الحسن، **فتاوی محمودیہ**، کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی، اشاعت ۱۹۸۶ء
- گیلانی، سید مناظر احسن، **اسلامی معاشیات**، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۷
- لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، **فتاوی رحیمیہ**، دار الاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۳ء
- مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب الفضائل، داراحیاء التراث العربی، بیروت
- میرٹھی، عاشق الٰہی، **تذکرۃ الرشید**، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور، ط ندارد، اشاعت ۱۹۸۶ء
- نسائی، عبدالرحمن بن شعیب، **سنن نسائی**
- هندي، علي بن حسام الدين ابن قاضي خان، **كنز العمال في سنن الاقوال والافعال**، مؤسسة الرسالة، طبع پنجم، ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء